بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا صحابہ طالبِ علمی کے زمانے میں ہدیہ دینے کے لیے حلال کمائی نہیں کرتے تھے؟

کاتب: محمد یحیی آدم فلاحی شافعی سری لنکی

مترجم: ملا محب طیب قاسمی

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے کتاب و سنت کے الفاظ کو سمجھنے میں اپنی مخلوق کا درجہ الگ الگ رکھا ہے، جس نے ہر عالم سے بڑھ کر ایک بڑا عالم بنایا ہے، جس نے ان کو آپس میں ایک سے بڑھ کر ایک درجات عطا کیے ہیں۔ درود و سلام ہو روشنی بکھیرنے والے کامل چاند، ہمارے سردار محمد پر، ان کی آل پر اور ان کے ہدایت یافتہ ستارے صحابہ پر۔

صحابہؓ علم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ کمائی بھی کرتے تھے اور اپنے محبوب با عظمت استاد ﷺ کے لیے کھانے کا انتظام بھی کرتے تھے: اس حقیقت پر ایک مولانا صاحب[1] کی تنقید ہم تک پہنچی ہے۔ مولانا صاحب نے اس

---

[1] «مولانا صاحب» سے مراد ابو القاسم نعمانی بنارسی بن محمد حنیف بن قاری نظام الدین ہیں جنھوں نے ۰۱ فروری ۲۰۲۳ کو یہ غلط تشریح کی۔ یہ ۱۹۴۷ میں پیدا ہوئے۔ ۲۰۱۱ میں شر پسند طلبہ کی غیر شرعی ہڑتال کے نتیجے میں یہ دار العلوم دیوبند (مدنی گروپ) کے مہتمم بنے۔ ۲۰۱۷ میں ان کو بے پردہ مستورات کے ساتھ ناشتہ کھاتے ہوئے دیکھا گیا۔ ایک ماہ بعد انہوں نے اپنے مدرسے میں اسلام کی دعوت و تبلیغِ کے کام پر مکمل پابندی لگائی۔ ۲۰۱۸ میں پہلے انہوں نے ایک تعزیتی اجلاس میں شرکت کا ارادہ کیا، پھر ایک ما تحت مدرس کے غیر منصفانہ فتوے کو قبول کر کے ارادہ بدلا، پھر دوبارہ ارادہ بدلتے ہوئے ویڈیو اور کیمروں والے اس اجلاس میں شریک ہوئے۔ ۲۰۱۹ میں انہوں نے آر ایس ایس لیڈر اندریش کمار کا پرتپاک استقبال کیا اور ان سے گرم جوشی سے مصافحہ کیا۔ ۲۰۲۰ میں یہ اپنے مدرسے میں صحیح بخاری کے استاد بنے۔ تفصیل اور حوالے:

https://t.me/darul_uloom_deoband/824

سچائی کی تردید میں دعوی کیا ہے کہ اس واقعے کابیان حدیث میں تحریف (یعنی معنی کا بگاڑ) ہے۔یہ بات مولانا صاحب نے صحیح بخاری کی نیچے کی حدیث کی شرح و تفصیل بیان کرتے ہوئے کہی ہے:

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی روز سے بھوکے ایک صحابی کو کھلانے کے لیے پاک ازواج سے پوچھا تو
ان سب نے جواب دیا: ”ہمارے گھر میں پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔“

مولانا صاحب نے اس کی بنیاد پر دعوی کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھر کے لوگ ہمیشہ، ساری زندگی سختی اور تنگی کے ساتھ رہے۔

اس موضوع کے متعلق ہمارے بعض دوستوں نے ہم سے پوچھا تو ہم نے انہیں بتایا کہ عنوان والی حقیقت کا بیان حدیث میں نہ تحریف ہے، نہ حدیث کا انکار ہے۔بل کہ صحابہ کے احوال میں اِس حقیقت کے لیے مضبوط بنیادیں ہیں۔ ہم نیچے کی سطروں میں دلائل ذکر کریں گے، ان شاء اللہ۔

حدیثِ بخاری ”ہمارے گھر میں پانی کے سوا کچھ نہیں ہے“ کی مختصر وضاحت

صحیح بخاری میں حدیث ہے:

(ازواجِ مطہرات نے) جواب دیا: ”ہمارے گھروں میں پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) پوچھا: کوئی اِن (بھوکے ساتھی) کو مہمان بنا سکتا ہے؟

اصل موضوع کے دلائل دینے سے قبل ہم اس حدیث سے متعلق تھوڑی تفصیل عرض کر رہے ہیں کیوں کہ مولانا صاحب نے اسی حدیث کی شرح کے دوران ہمارے عنوان کے موضوع پر اعتراض کیا ہے۔ اللہ کے

رسول ﷺ کی سیرت کا مطالعہ کرنے والا ہر آدمی جانتا ہے کہ آپ ﷺ پر سخت مالی حالات آئے ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں:

«میرے بھانجے! خدا کی قسم ہم لوگ دو مہینوں میں تین نئے چاند دیکھ لیتے تھے اور اس پوری مدت میں رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں چولھا نہیں جلتا تھا۔»[2]

صحیح بخاری ہی میں اوپر کی حدیث بھی ہے جس میں ہے کہ:

(ازواجِ مطہرات نے) جواب دیا: «ہمارے گھر میں پانی کے سوا کچھ نہیں ہے۔»[٣]

آپ ﷺ کی زندگی میں مالی فراوانی

مگر اس کے ساتھ ہی رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں سہولت کے دن بھی آئے ہیں جن میں آپ کے لیے مال اور روزی کے دروازے کھل گئے تھے۔ اس کی بھی متعدد مثالیں ہیں۔

- آپ ﷺ فقر سے پناہ مانگتے تھے۔ فرماتے تھے: اے اللہ! میں فقر، تنگی اور ذلت سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔[٤]

---

2 حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ: «ابْنَ أُخْتِي، إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الهِلاَلِ ثَلاَثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ» فَقُلْتُ: مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ: «الأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالمَاءُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الأَنْصَارِ، كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ، وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِينَاهُ» (صحيح البخاري ٦٤٥٩)

٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ: مَا مَعَنَا إِلَّا المَاءُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيفُ هَذَا»، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ: أَنَا. (صحيح البخارى ٣٧٩٨)

٤ «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ، وَالْقِلَّةِ، وَالذِّلَّةِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ، أَوْ أُظْلَمَ» (سنن أبى داود ١٥٤٤)

- آپ اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ سے دعا فرماتے تھے: اے اللہ ! میں آپ سے ہدایت، پرہیزگاری، حرام سے پاک دامنی اور تونگری مانگتا ہوں۔[5]

البتہ آپ کو اپنی زندگی میں مسکینی ہی پسند تھی، جیسا کہ سنن ترمذی کی حدیث میں ہے:

«اے اللہ ! مجھے مسکینی کی زندگی اور مسکینی کی موت عطا فرمائیے اور قیامت کے دن میرا حشر مسکینوں کی جماعت میں کیجیے۔»[6]

یہاں «مسکینی» کا مطلب عاجزی اور خود کو کم تر سمجھنا ہے، مال کی تنگی نہیں۔ امام بیہقی نے یہی فرمایا ہے:

«مجھے مسکینی کی زندگی اور مسکینی کی موت عطا فرمائیے»: اگر نبی نے واقعتًہ فرمایا ہے اور اگر اس کی سند صحیح ہے -در حقیقت اس کی سند مشکوک ہے- تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے وہ «مسکینی» نہیں مانگی جس کا معنی مالی تنگی ہے بل کہ وہ «مسکینی» مانگی ہے جس کا معنی عاجزی اور خود کو کم تر سمجھنا ہے۔ وفات کے وقت آپ کی حالت سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ مفہوم یہ ہوا کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے اللہ تعالی سے دعا کی کہ اللہ آپ کو ظالم اور متکبر نہ بنائے، اور آپ کا حشر مغرور مال داروں کے ساتھ نہ کرے۔[7]

- حبیب صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی سیرت کا ذوق رکھنے والے یہ بھی جانتے ہیں کہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مدینہ منورہ میں مسجدِ نبوی کی زمین خریدی تھی، اور اس زمین کے ایک حصے میں اپنا اور اپنی پاکیزہ بیویوں کا گھر بنایا تھا۔

---

٥ عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: «اللهُمَّ إِنِّي أَسأَلُكَ الْهُدَى وَالتُّقَى، وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى.» (صحيح مسلم ٢٧٢١)

٦ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مِسْكِينًا وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا وَاحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (سنن ترمذي ٢٣٥٢)

٧ وَأَمَّا قَوْلُهُ إِنْ كَانَ قَالَهُ أَحْيِنِي مِسْكِينًا وَأَمِتْنِي مِسْكِينًا، فَهُوَ إِنْ صَحَّ طَرِيقُهُ وَفِيهِ نَظَرٌ وَالَّذِي يَدُلُّ عَلَيْهِ أَنَّهُ حَالُهُ عِنْدَ وَفَاتِهِ أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْ حَالَ الْمَسْكَنَةِ الَّتِي يَرْجِعُ مَعْنَاهَا إِلَى الْقِلَّةِ، وَإِنَّمَا سَأَلَ الْمَسْكَنَةَ الَّتِي يَرْجِعُ مَعْنَاهَا إِلَى الْإِخْبَاتِ وَالتَّوَاضُعِ، فَكَأَنَّهُ صَلَى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ اللهَ تَعَالَى أَنْ لَا يَجْعَلَهُ مِنَ الْجَبَّارِينَ الْمُتَكَبِّرِينَ، وَأَنْ لَا يَحْشُرَهُ فِي زُمْرَةِ الْأَغْنِيَاءِ الْمُتْرَفِينَ. (السنن الكبرى للبيهقي ١٣١٥٣)

- (۷ھ کی فتح کے بعد) خیبر کی زمینیں آپ نے پھل اور کھیتی کی آدھی پیداوار کے عوض سابقہ مالکوں کے حوالے کی تھی۔ آپ اپنی پاک بیویوں کو وہاں کی آمدنی سے سو (۱۰۰) وسق (تقریبا ۳۲۵ کلو) دیا کرتے تھے: اسی (۸۰) وسق کھجور اور بیس (۲۰) وسق جو۔[۸]

- حضرت عائشہ ؓ کی روایت ہے کہ آپ کو حلوی اور شہد پسند تھا۔[۹]

- آپ ﷺ اپنی ظاہری حالت کو اچھا رکھنے کی بھی کوشش کرتے تھے۔ کپڑے میں آپ کو قمیص پسند تھی۔[۱۰]

- ایک مرتبہ آپ نے دو سبز چادریں پہن رکھی تھیں۔[۱۱]

- فتحِ مکہ کے دن آپ نے کالا عمامہ باندھا تھا۔[۱۲]

- نبی ﷺ نے بکری کا پکا ہوا گوشت کھایا ہے۔[۱۳]

- آپ نے بکری کے مونڈھے سے گوشت کاٹ کاٹ کر بھی کھایا ہے۔[۱٤]

---

٨ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: «أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ، فَكَانَ يُعْطِي أَزْوَاجَهُ كُلَّ سَنَةٍ مِائَةَ وَسْقٍ، ثَمَانِينَ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ، وَعِشْرِينَ وَسْقًا مِنْ شَعِيرٍ». (صحيح مسلم ١٥٥١-٢)

٩ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الحَلْوَاءَ وَالعَسَلَ.» (صحيح البخاري ٥٤٣١)

١٠ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ القَمِيصُ. (سنن الترمذى ١٧٦٢)

١١ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ. (سنن الترمذى ٢٨١٢)

١٢ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ، " أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ - وَقَالَ قُتَيْبَةُ: دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ - وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ." (صحيح مسلم ١٣٥٨-٤٥١)

١٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا فُتِحَتْ خَيْبَرُ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةٌ فِيهَا سُمٌّ. (صحيح البخاري ٣١٦٩)

١٤ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ، فَأَكَلَ مِنْهَا. (صحيح البخاري ٥٤٢٢)

- آپ نے بھونی ہوئی بکری کا گوشت کھایا ہے۔[۱۵]

- آپ صلى الله عليه وسلم بکثرت عطر استعمال فرماتے تھے۔ اسی وجہ سے حضرت عائشہؓ نے فرمایا تھا: جب آپ حالتِ احرام میں تھے، تو مجھے آپ کی پیشانی میں مُشک کا اثر نظر آ رہا تھا۔[۱۶]

- ان سب کے علاوہ آپ کے پاس ذاتی سواری بھی تھی۔ آپ کے پاس قصواء نام کی اونٹنی تھی، دُلدُل نام کا خچر تھا، اور سکب نام کا گھوڑا تھا۔[۱۷]

- آپ سخی تھے، بکثرت لوگوں کو پیسے دیتے تھے۔ بخاری شریف میں ہے کہ آپ بہت فیاض تھے۔ اور رمضان میں یہ فیاضی مزید بڑھ جاتی تھی۔[۱۸]

- آپ نے حجۃ الوداع میں ترسٹھ (٦٣) اونٹ اپنے ہاتھوں سے ذبح فرمائے ہیں۔[۱۹]

- علامہ سعدی کے مطابق آپ خرید فروخت کے لیے بازاروں میں چلتے پھرتے تھے۔[۲۰] اس پر کچھ کافروں نے اعتراض کیا تو اللہ تعالی نے ان کے متعلق فرمایا:

---

١٥ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلاَثِينَ وَمِائَةً [ص:١٦٤]، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ؟»، فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ أَوْ نَحْوُهُ، فَعُجِنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ، مُشْعَانٌّ طَوِيلٌ، بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً، أَوْ قَالَ: أَمْ هِبَةً؟ "، قَالَ: لاَ بَلْ بَيْعٌ، فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً، فَصُنِعَتْ، وَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَوَادِ البَطْنِ أَنْ يُشْوَى. (صحيح البخاري ٢٦١٨)

١٦ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: «كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ» قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ. (صحيح البخاري ٥٩١٨)

١٧ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيْفٌ قائمتُهُ مِنْ فِضَّةٍ، وَقُبْعَتُهُ مِنْ فِضَّةٍ، وَكَانَ يُسَمَّى ذَا الْفَقَارِ، وَكَانَتْ لَهُ قَوْسٌ يُسَمَّى السَّدَادَ، وَكَانَتْ لَهُ كِنَانَةٌ يُسَمَّى الْجُمْعَ، وَكَانَتْ لَهُ دِرْعٌ مُوَشَّحَةٌ بِالنُّحَاسِ يُسَمَّى ذَاتَ الْفُضُولِ، وَكَانَتْ لَهُ حَرْبَةٌ تُسَمَّى النَّبْعاءَ، وَكَانَ لَهُ مِجَنٌّ يُسَمَّى الذَّقَنَ، وَكَانَ لَهُ تُرْسٌ أَبْيَضُ يُسَمَّى الْموجزَ، وَكَانَ لَهُ فَرَسٌ أَدْهَمُ يُسَمَّى السَّكْبَ، وَكَانَ لَهُ سَرْجٌ يُسَمَّى الدَّاجَ، وَكَانَتْ لَهُ بَغْلَةٌ شَهْبَاءُ يُقَالُ لَهَا دُلْدُلٌ، وَكَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْقَصْوَاءَ، وَكَانَ لَهُ حِمَارٌ يُسَمَّى يَعْفُورَ، وَكَانَ لَهُ بِسَاطٌ يُسَمَّى الْكُرَّ، وَكَانَتْ لَهُ عَنَزَةٌ تُسَمَّى النَّمِرَ، وَكَانَتْ لَهُ رَكْوَةٌ تُسَمَّى الصَّادِرَ، وَكَانَتْ لَهُ مَرْآةٌ تُسَمَّى الْمُدِلَّةَ، وَكَانَ لَهُ مقراضٌ يُسَمَّى الْجَامِعَ، وَكَانَ لَهُ قَضِيبُ شَوْحَطٍ يُسَمَّى الْمُشَوِّقَ». (المعجم الكبير للطبراني ١١٢٠٨)

١٨ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ. (صحيح البخاري ٦)

١٩ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْحَرِ، فَنَحَرَ ثَلَاثًا وَسِتِّينَ بِيَدِهِ، ثُمَّ أَعْطَى عَلِيًّا، فَنَحَرَ مَا غَبَرَ. (صحيح مسلم ١٢١٨-١٤٧)

٢٠ {وَيَمْشِي فِي الأَسْوَاقِ} للبيع والشراء. (تيسير الكريم الرحمن في تفسير كلام المنان لعبد الرحمن السعدي ج ١ ص ٥٧٨)

وَقَالُوا مَالِ هَذَا الرَّسُولِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ. (الفرقان ٧)

یہ کہتے ہیں: "یہ کیسا رسول ہے جو کھانا بھی کھاتا ہے، اور بازاروں میں بھی گھومتا پھرتا رہتا ہے؟"

- آپ کو جنگوں میں مالِ غنیمت میں سے حصہ ملتا تھا۔ جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ. (الأنفال ٤١)

"مسلمانو! یہ بات اپنے علم میں لے آؤ کہ تم جو کچھ مالِ غنیمت حاصل کرتے ہو، اس کا پانچواں حصہ اللہ، رسول، ان کے قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا حق ہے۔"

ان مثالوں سے ثابت ہو گیا کہ آپ پر آسانی اور فراوانی کے زمانے بھی آئے ہیں اور آپ پر تنگ دستی اور غریبی کے بھی دن آئے ہیں۔ یہ بالکل ثابت نہیں ہے کہ آپ ﷺ اپنی دعوتی زندگی کے پورے تیئیس (٢٣) سال پیٹ پر پتھر باندھے رہے۔ لہذا یہی کہا جائے گا کہ دونوں حالتیں الگ الگ زمانوں میں آئی ہیں تاکہ ہم نہ ایک پہلو کو حد سے بڑھا دیں، نہ دوسرے پہلے کو حد سے گھٹا دیں۔ اگر یہ نہ مانا جائے تو صحیح روایتوں میں ٹکراؤ ہو جائے گا، حالاں کہ یہ سب روایتیں معتبر کتابوں میں موجود ہیں۔ بہتر طریقہ یہی ہے کہ جب بھی مختلف نظر آنے والی روایتوں کو جمع کرنا اور ان میں تطبیق دینا ممکن ہو تو بیک وقت دونوں کو درست مان کر جمع کیا جائے اور سب کو قبول کیا جائے، بجائے اس کے کہ بعض روایات کو قبول کیا جائے اور بعض کو رد کر دیا جائے۔

قربان جائیے امام ابن کثیر پر جنھوں نے آپ ﷺ کی دونوں حالتوں کو اپنی تفسیر میں جمع کر دیا ہے۔ ارشادِ الہی ہے:

وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَى. (الضحى ٨)

اللہ تعالی نے آپ کو نادار پایا تو غنی کر دیا۔

اس کے تحت علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں:

"آپ مالی تنگی میں تھے کیوں کہ آپ پر خاندان کے خرچ کا بوجھ تھا۔ پھر اللہ تعالی نے آپ کو غیروں کی محتاجی سے نکال دیا۔ اس طرح اللہ تعالی نے آپ کو صبر کرنے والے فقیر کا بھی شرف دیا، اور شکر گزار مال دار کا بھی اعزاز دیا۔"[٢١]

خلاصہ یہ ہے کہ موضوع کی دیگر روایتوں کو چھوڑ کر محض ایک حدیث پر یا کتابِ حدیث کے صرف ایک باب کی روایتوں پر دینی حکم کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی ہے۔ بل کہ تمام حدیثوں کو جمع کر کے ان روایتوں اور واقعوں کا عمومی مفہوم نکال کر ان سب کو قبول کرنا چاہیے۔

نبی ﷺ کی بعض وہ حدیثیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ پوری زندگی مشکل حالات میں رہے ہیں ان کو فقر کی عظمت اور برتری کی دلیل کے طور پر بیان کرنا درست نہیں ہے۔ ایسا کرنا حدیثوں کو بے موقع استعمال کرنا ہوگا اس لیے کہ نبی ﷺ کی زندگی میں ایسے حالات وقتی طور پر آتے تھے۔ ہم میں سے ہر انسان کی زندگی میں اس طرح کے عارضی مشکل حالات آتے رہتے ہیں۔ ہم مختصراً جو بات بطورِ مقدمہ عرض کرنا چاہتے تھے، اس کے لیے ہم اتنا کافی سمجھتے ہیں۔

---

٢١ وَقَوْلُهُ: {وَوَجَدَكَ عَائِلا فَأَغْنَى} أَيْ: كُنْتَ فَقِيرًا ذَا عِيَالٍ، فَأَغْنَاكَ اللَّهُ عَمَّنْ سِوَاهُ، فَجَمَعَ لَهُ بَيْنَ مَقَامَيِ، الْفَقِيرِ الصَّابِرِ وَالْغَنِيِّ الشَّاكِرِ، صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ. (تفسير ابن كثير ت سلامة ج ٨ ص ٤٢٧)

کیا طالب علمی کے زمانے میں صحابہ اپنے استاذِ اعظم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ اور دیگر اساتذہ کو کھانا نہیں پہنچاتے تھے؟

اب ہم اصل سوال کی طرف لوٹتے ہیں: کیا قرآن پڑھنے پڑھانے والے قاری صحابہ علمی مشغولیت کے ساتھ مال کما کر رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کے گھروں کی، اہلِ صفہ کی اور فقیروں کی ضرورتیں بھی پوری کرتے تھے؟ جواب ہے: ہاں۔ یہ روایتوں سے ثابت ہے کہ قاری صحابہؓ جو قرآن کریم پڑھتے پڑھاتے تھے، اور ان کے شاگرد حضرات، سب مل کر میٹھا پانی اور لکڑیاں لاتے تھے، اور (لکڑیوں کی آمدنی سے کھانا خرید کر) رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کی مبارک زوجات کے گھروں میں پہنچاتے تھے۔ ان میں سے جن صحابہ کے پاس مالی فراوانی ہوتی تھی وہ بکری خرید کر پکاتے[22] تھے اور رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کے گھروں میں لٹکا دیتے تھے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کے علاوہ اہلِ صفہ کو اور دوسرے غریب لوگوں کو بھی یہ قاری صحابہ اس کھانے میں سے ہدیہ دیتے تھے۔ کئی روایات اور نقل شدہ واقعات سے یہ بات ثابت ہے۔ ہم ان روایات کو ذکر کر رہے ہیں تاکہ ان سے حوالے اور تفصیلات حاصل کی جا سکیں۔

۱. صحیح بخاری: لکڑیاں جمع کرنا

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کی خدمت میں رعل ٗ ذکوان ٗ عصیہ اور بنو لحیان قبائل کے کچھ لوگ آئے اور یقین دلایا کہ وہ لوگ اسلام لا چکے ہیں۔ انہوں نے (اپنے قبیلے میں تعلیم و تبلیغ کے لیے) آپ سے مدد چاہی۔ تو نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے ستر انصاریوں کو ان کے ساتھ کر دیا۔ انس فرماتے ہیں کہ ہم انہیں قاری کہا کرتے تھے۔ وہ لوگ دن میں جنگل میں لکڑیاں جمع کرتے تھے اور رات میں نماز پڑھتے رہتے تھے۔ یہ قاری

---

۲۲ عربی لفظ "إصلاح الشاۃ" ہے، جس کا مفہوم نیچے کی روایت سے واضح ہوتا ہے کہ اس میں ذبح کرنا اور پکانا سب داخل ہے۔ روایت ہے: كَانَ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم فِي بعض أَسْفَاره، فَأمر بإصلاح شاة، فَقَالَ رجل: يَا رَسُول الله عَليّ ذَبحهَا، وَقَالَ آخر: عَليّ سلخها، وَقَالَ آخر: عَليّ طبخها. فَقَالَ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم: (وَعليّ جمع الْحَطب).

https://archive.is/5chHa islamqa

حضرات، قبیلے والوں کے ساتھ چلے گئے۔ جب بئرِ معونہ پہنچے تو قبیلہ والوں نے اُن کے ساتھ دغا کیا اور انہیں شہید کر دیا۔ نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے ایک مہینے تک (نمازیں) دعائے قنوت پڑھی اور رعل، ذکوان اور بنو لحیان کے خلاف بددعا کرتے رہے۔[٢٣]

دلیل:

- صحابہ ان کو اس لیے قاری کہتے تھے کیوں کہ قرآن کریم پڑھنا پڑھانا ان کا مشغلہ تھا۔
- وہ لوگ دن میں لکڑیاں جمع کرتے تھے۔

٢. مسند احمد: نبی کے گھر کھانا پہنچانا

انصار میں ستر افراد تھے جن کو قاری کہا جاتا تھا۔ یہ سب لوگ مسجد میں رہتے تھے۔ جب شام ہوتی تھی تو یہ لوگ مدینہ کے ایک محلے میں چلے جاتے تھے۔ وہاں پڑھتے پڑھاتے تھے اور نمازیں مشغول رہتے تھے۔ ان کے گھر کے لوگ سمجھتے تھے کہ وہ مسجد میں ہیں اور مسجد کے لوگ سمجھتے تھے کہ وہ گھر میں ہیں۔ جب صبح قریب ہوتی تو یہ لوگ میٹھا پانی لینے اور لکڑیاں جمع کرنے نکل جاتے۔ پھر یہ لوگ کھانا لاکر رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کے گھروں سے ٹیک لگا کر رکھ دیتے۔ اللہ کے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ نے ان سب کو (بئرِ معونہ کے سفر پر) بھیج دیا۔

روایت کی سند صحیح ہے۔ ایک راوی عبیدہ بن حمید بخاری شریف کے راوی ہیں۔ دوسرے راوی حُمید طویل بخاری مسلم دونوں کے راوی ہیں۔ علامہ احمد محمد شاکر کی تحقیق کے مطابق بیہقی نے اس حدیث کو محمد بن جعفر سے اور انہوں نے حمید طویل سے اور انہوں نے یہاں کی باقی سند سے ذکر کیا ہے۔[٢٤]

---

٢٣ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ رِعْلٌ، وَذَكْوَانُ، وَعُصَيَّةُ، وَبَنُو لَحْيَانَ، فَزَعَمُوا أَنَّهُمْ قَدْ أَسْلَمُوا، وَاسْتَمَدُّوهُ عَلَى قَوْمِهِمْ، «فَأَمَدَّهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعِينَ مِنَ الأَنْصَارِ»، قَالَ أَنَسٌ: كُنَّا نُسَمِّيهِمُ القُرَّاءَ، يَحْطِبُونَ بِالنَّهَارِ وَيُصَلُّونَ بِاللَّيْلِ، فَانْطَلَقُوا بِهِمْ، حَتَّى بَلَغُوا بِئْرَ مَعُونَةَ، غَدَرُوا بِهِمْ وَقَتَلُوهُمْ، فَقَنَتَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَبَنِي لَحْيَانَ. (صحيح البخاري ٣٠٦٤)

٢٤ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: " كَانَ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ سَبْعِينَ رَجُلًا يُسَمَّوْنَ الْقُرَّاءَ " قَالَ: " كَانُوا يَكُونُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا أَمْسَوْا انْتَحَوْا نَاحِيَةً مِنَ الْمَدِينَةِ، فَيَتَدَارَسُونَ وَيُصَلُّونَ يَحْسِبُ أَهْلُوهُمْ أَنَّهُمْ فِي الْمَسْجِدِ، وَيَحْسِبُ أَهْلُ الْمَسْجِدِ أَنَّهُمْ عِنْدَ أَهْلِيهِمْ، حَتَّى إِذَا كَانُوا فِي

دلیل:

- جب صبح قریب ہوتی تو یہ لوگ میٹھا پانی لینے اور لکڑیاں جمع کرنے نکل جاتے۔ پھر یہ لوگ کھانا لاتے اور اس کو رسول اللہ ﷺ کے گھروں سے ٹیک لگا کر رکھ دیتے۔

۳. مسندِ سرّاج: نبی کے گھر کھانا پہنچانا

کچھ انصار نوجوان تھے جن کو قاری کہا جاتا تھا کیوں کہ یہ لوگ قرآنِ کریم پڑھتے تھے۔ جب شام ہوتی تو یہ لوگ مدینے کے ایک محلے میں جمع ہوتے۔ وہاں نماز پڑھتے، قرآن پڑھتے پڑھاتے اور سبق سنتے سناتے۔ ان کے گھر کے لوگ سمجھتے کہ یہ لوگ مسجد میں ہیں اور مسجد والے سمجھتے کہ یہ لوگ گھر میں ہیں۔ جب صبح قریب ہوتی تو یہ لوگ میٹھا پانی لانے اور لکڑیاں جمع کرنے نکل جاتے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں کھانا پہنچاتے۔ اللہ کے رسول نے ان سب کو (بئر معونہ کے سفر میں) بھیج دیا اور سب بئر معونہ کی جنگ میں شہید ہو گئے۔[٢٥]

دلیل:

- ۔پھر رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں کھانا پہنچاتے۔

وَجْهِ الصُّبْحِ اسْتَعْذَبُوا مِنَ الْمَاءِ، وَاحْتَطَبُوا مِنَ الْحَطَبِ، فَجَاءُوا بِهِ فَأَسْنَدُوهُ إِلَى حُجْرَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمِيعًا. (مسند أحمد ١٣٤٦٢)

إسناده صحيح، عَبيدة بن حُميد من رجال البخاري، وحميد الطويل من رجالهما.

وأخرجه البيهقي في "السنن " ١٩٩/٢، وفي "الدلائل " ٣٥٠/٣ من طريق محمد بن جعفر، عن حميد الطويل، بهذا الإسناد.

٢٥ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ شَبَابٌ مِنَ الأَنْصَارِ يُدْعَوْنَ الْقُرَّاءَ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، فَإِذَا أَمْسُوا اجْتَمَعُوا فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ فَيُصَلُّونَ وَيَتَدَارَسُونَ وَيَتَذَاكَرُونَ، فَيَظُنُّ أَهْلُوهُمْ أَنَّهُمْ فِي الْمَسْجِدِ، وَيَظُنُّ أَهْلُ الْمَسْجِدِ أَنَّهُمْ فِي أَهْلِيهِمْ، حَتَّى إِذَا كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ اسْتَعْذَبُوا مِنَ الْمَاءِ وَاحْتَطَبُوا ثُمَّ جَاءُوا بِهِ إِلَى حُجَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَعَثَهُمْ جَمِيعًا فَأُصِيبُوا يَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةٍ. (مسند الإمام السرّاج النيسابوي (ت ٣١٣ ه) حديث ١٣٤١)

۴. صحیح ابن حبان: نبی کے گھروں کے دروازوں پر کھانا پہنچانا

جب صبح قریب ہوتی تو یہ لوگ لکڑی جمع کرنے اور میٹھا پانی لینے چلے جاتے۔ پھر یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے گھروں کے دروازوں پر کھانا رکھ دیتے۔ اللہ کے نبی نے ان سب کو بئرِ معونہ بھیج دیا جہاں سب شہید ہو گئے۔ نبی ﷺ نے ان کے قتل پر (قاتلوں کے خلاف) چند روز تک بد دعا کی۔[٢٦]

دلیل:

- یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے گھروں کے دروازوں پر کھانا رکھ دیتے۔

۵. سیرتِ شامیہ: نبی کی زوجات کے گھروں میں کھانا پہنچانا

انصار میں ستر نوجوان تھے جن کو قاری کہا جاتا تھا۔ شام میں یہ لوگ مدینہ کے ایک محلے میں اپنے ایک استاذ کے پاس آتے۔ ان کے پاس قرآن پڑھتے پڑھاتے اور نمازیں پڑھتے۔ پھر جب صبح قریب ہوتی تو یہ لوگ میٹھا پانی لانے اور لکڑیاں جمع کرنے چلے جاتے۔ پھر یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کے گھر کھانا پہنچاتے۔[٢٧]

دلیل:

- قرآن پڑھتے پڑھاتے اور نمازیں پڑھتے۔ پھر جب صبح قریب ہوتی تو یہ لوگ میٹھا پانی لانے اور لکڑیاں جمع کرنے چلے جاتے۔ پھر یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی بیویوں کے گھر کھانا پہنچاتے۔

---

٢٦ حَتَّى إِذَا [ص:٢٥٤] تَقَارَبَ الصُّبْحُ احْتَطَبُوا الْحَطَبَ، وَاسْتَعْذَبُوا مِنَ الْمَاءِ، فَوَضَعُوهُ عَلَى أَبْوَابِ حُجَرِ رَسُولِ اللَّهِ، فَبَعَثَهُمْ جَمِيعًا إِلَى بِئْرِ مَعُونَةَ، فَاسْتُشْهِدُوا، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَتَلَتِهِمْ أَيَّامًا». (صحيح ابن حبان ٧٢٦٣)

٢٧ فروى ابن إسحاق عن المغيرة بن عبد الرحمن، وعبد اللَّه بن أبي بكر وغيرهما، ومحمد بن عمر عن شيوخه قالوا: ... وكان من الأنصار سبعون رجلا شببة يسمّون القرّاء. كانوا إذا أمسوا أتوا ناحية من المدينة إلى معلّم لهم فتدارسوا القرآن وصلّوا حتى إذا كان وجه الصبح استعذبوا من الماء وحطبوا من الحطب فجاءوا به إلى حجر أزواج رسول اللَّه صلى اللَّه عليه وسلم. (سبل الهدى والرشاد، في سيرة خير العباد المعروف بالسيرة الشامية للعلامة محمد يوسف الشامي ج ٦ ص ٥٧)

٦. مسند احمد: مال دار طلبہ صحابہ کا نبی کے گھر بکری کا گوشت پہنچانا

ثابت کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت انس کے پاس تھے۔ حضرت انس اپنے گھر والوں کو ایک خط لکھ رہے تھے۔ ... حضرت انس نے فرمایا: میں تم لوگوں کو تمہارے ان بھائیوں کا قصہ نہ سناؤں، جن کو ہم لوگ نبی ﷺ کے زمانے میں قاری کہتے تھے؟

حضرت انس نے پھر لکھا:

ان کی تعداد ستر (٧٠) تھی۔ جب رات ہو جاتی، تو یہ لوگ مدینہ میں اپنے ایک استاد کے پاس آتے۔ ان کے پاس رہ کر صبح تک قرآن پڑھتے رہتے۔ صبح کے وقت ان طلبہ صحابہ میں سے طاقت ور لوگ میٹھا پانی لینے اور لکڑیاں جمع کرنے چلے جاتے۔ ان میں سے جو مال دار ہوتے وہ بکری خریدتے، اس کو پکاتے اور پھر اس کے ٹکڑے رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں لٹکے ہوئے نظر آتے۔

مسند احمد کے محقق علامہ احمد محمد شاکر نے اس حدیث کے متعلق فرمایا: اس کی سند صحیح ہے، مسلم کی شرط پر ہے۔ عبد بن حمید[٢٨] نے اس کو ہاشم بن قاسم کے ذریعے سے ذکر کیا ہے۔ آگے کی سند یہی ہے۔[٢٩]

دلیل:

---

[٢٨] ثنا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَكَتَبَ كِتَابًا بَيْنَ أَهْلِهِ، ... المنتخب من مسند عبد بن حميد، حديث ١٢٧٦، المحقق: صبحي البدري السامرائي، محمود محمد خليل الصعيدي.

[٢٩] عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَكَتَبَ كِتَابًا بَيْنَ أَهْلِهِ، فَقَالَ: ... أَفَلَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ إِخْوَانِكُمُ الَّذِينَ كُنَّا نُسَمِّيهِمْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرَّاءَ، فَذَكَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا سَبْعِينَ، فَكَانُوا إِذَا جَنَّهُمُ اللَّيْلُ، انْطَلَقُوا إِلَى مُعَلِّمٍ لَهُمْ بِالْمَدِينَةِ، فَيَدْرُسُونَ فِيهِ الْقُرْآنَ حَتَّى يُصْبِحُوا (٢) ، فَإِذَا أَصْبَحُوا فَمَنْ كَانَتْ لَهُ قُوَّةٌ اسْتَعْذَبَ مِنَ الْمَاءِ، وَأَصَابَ مِنَ الْحَطَبِ، وَمَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ سَعَةٌ اجْتَمَعُوا، فَاشْتَرَوُا الشَّاةَ، فَأَصْلَحُوهَا فَيُصْبِحُ ذَلِكَ مُعَلَّقًا بِحُجَرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسند أحمد ١٢٤٠٢)

قال محقق كتاب المسند العلامة أحمد محمد شاكر عن هذا الحديث: إسناده صحيح على شرط مسلم. وأخرجه عبد بن حميد (١٢٧٦) من طريق هاشم بن القاسم وحده، بهذا الإسناد.

➢ جو مال دار ہوتے وہ بکری خریدتے، اس کو پکاتے اور پھر اس کے ٹکڑے رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں لٹکے ہوئے نظر آتے۔

۷. مسند احمد: طلبہ صحابہ کا اہلِ صفہ اور غریب صحابہ کو کھانا پہنچانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

کچھ لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: ہمارے ساتھ کچھ آدمی بھیج دیجیے جو ہمیں قرآن اور سنت سکھائیں۔ نبی ﷺ نے ان کے ساتھ ستر آدمی بھیج دیے۔ ان کو قاری کہا جاتا تھا۔ ان میں میرے ماموں حرام (بن ملحان) بھی تھے۔ یہ لوگ قرآن کی تلاوت کرتے تھے، رات میں اس کو پڑھتے پڑھاتے تھے۔ دن میں یہ لوگ پانی لا کر مسجد میں رکھ دیتے تھے اور لکڑی لا کر بیچتے تھے، پھر اس سے اہلِ صفہ اور غریب صحابہ کے لیے کھانا خریدتے تھے۔ نبی ﷺ نے ان سب کو (بئر معونہ کے سفر میں) بھیج دیا۔

مسند احمد کے محقق علامہ احمد محمد شاکر نے اس حدیث کے متعلق فرمایا: اس حدیث کی سند مسلم کی شرط پر ہونے کی وجہ سے صحیح ہے۔ اس کے راوی معتبر ہیں۔ سارے راوی بخاری و مسلم دونوں کے راوی ہیں سوائے حماد بن سلمہ کے جو صرف مسلم کے راوی ہیں۔[۳۰]

دلیل:

---

[۳۰] عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: جَاءَ أُنَاسٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالُوا: ابْعَثْ مَعَنَا رِجَالًا يُعَلِّمُونَا الْقُرْآنَ وَالسُّنَّةَ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ، فِيهِمْ خَالِي حَرَامٌ، يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ، وَيَتَدَارَسُونَ (٣) بِاللَّيْلِ، وَكَانُوا بِالنَّهَارِ يَجِيئُونَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُونَهُ فِي الْمَسْجِدِ، وَيَحْتَطِبُونَ فَيَبِيعُونَهُ، وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ لِأَهْلِ الصُّفَّةِ وَالْفُقَرَاءِ، فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (مسند أحمد ١٣٨٥٤)

قال محقق كتاب المسند العلامة أحمد محمد شاكر عن هذا الحديث: إسناده صحيح على شرط مسلم، رجاله ثقات رجال الشيخين غير حماد بن سلمة، فمن رجال مسلم.

- دن میں یہ لوگ پانی لاکر مسجد میں رکھ دیتے تھے اور لکڑی لاکر بیچتے تھے، پھر اس سے اہلِ صفہ اور غریب صحابہ کے لیے کھانا خریدتے تھے۔

۸. سیرتِ حلبیہ: ممکن ہے کہ بعض افراد نبی کے پاس کھانا پہنچاتے ہوں اور بعض اہلِ صفہ کے پاس

ان صحابہ کو قاری کہا جاتا تھا اس لیے کہ قرآن پڑھنا ان کا معمول تھا۔ شام میں یہ لوگ مدینہ کے ایک محلے میں جمع ہوتے تھے اور قرآن پڑھتے پڑھاتے تھے۔ ان کے گھر کے لوگ سمجھتے تھے کہ یہ لوگ مسجد میں ہیں اور مسجد کے لوگ سمجھتے تھے کہ یہ لوگ اپنے گھر میں ہیں۔ جب صبح قریب ہوتی تھی تو یہ لوگ میٹھا پانی لانے اور لکڑیاں جمع کرنے کے لیے نکل جاتے تھے۔ پھر کھانا لے کر نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کے گھروں میں پہنچاتے تھے۔

بعض دوسرے راویوں کی روایت میں ہے کہ یہ لوگ دن میں لکڑیاں جمع کرتے تھے اور رات میں قرآن پڑھتے پڑھاتے تھے۔ یہ لوگ لکڑیاں بیچ کر اہلِ صفہ کے لیے کھانا خریدتے تھے۔

بعض حضرات کہتے ہیں کہ ان دونوں قسم کی روایتوں میں ٹکراؤ نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ صحابہ کبھی نبی کے لیے کھانا لاتے ہوں اور کبھی اصحابِ صفہ کے لیے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بعض طلبہ صحابہ نبی کے لیے کھانا لاتے ہوں اور بعض اہلِ صفہ کے لیے۔[۳۱]

دلیل:

---

۳۱ ويقال لهؤلاء القراء: أي لملازمتهم قراءة القرآن، فكانوا إذا أمسوا اجتمعوا في ناحية المدينة يصلون ويتدارسون القرآن، فيظن أهلوهم إنهم في المسجد، ويظن أهل المسجد أنهم في أهاليهم، حتى إذا كان وجه الصبح استعذبوا من الماء واحتطبوا وجاؤوا بذلك إلى حجر النبي صلى الله عليه وسلم. وفي كلام بعضهم إنهم كانوا يحتطبون بالنهار، ويتدارسون القرآن بالليل، وكانوا يبيعون الحطب ويشترون به طعاما لأصحاب الصفة. وقد يقال: لا منافاة، لجواز أنهم كانوا يفعلون هذا مرة وهذا أخرى، أو بعضهم يفعل أحد الأمرين وبعضهم يفعل الآخر. (إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون المعروف بـ "السيرة الحلبية" للإمام نور الدين الحلبي ج ٣ ص ٢٤١)

➢ «ان دونوں قسم کی روایتوں میں ٹکراؤ نہیں ہے۔» اس لیے کہ نبی ﷺ کے گھر والوں کی خدمت کا مطلب یہ نہیں کہ یہ لوگ اہلِ صفہ اور فقیروں کی خدمت نہیں کرتے تھے اور اہلِ صفہ کی خدمت کا مطلب یہ نہیں کہ نبی کی خدمت نہیں کرتے تھے۔ لہذا دونوں روایتوں کو جمع کرنا اور قبول کرنا ممکن ہے۔

اس تحریر میں ہم نے ان روایتوں کو صرف اس لیے ذکر کیا ہے تاکہ ہمیں اپنے پاک رب کی خوشنودی حاصل ہو۔ ہم اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ سے دعا کرتے ہیں کہ نعمت کے باغوں میں ہمیں، ہمارے اساتذہ، مشائخ، رشتے داروں، اور دوستوں کو جمع کر دے۔

اللہ کا درود اور ان کی سلامتی ہمارے سردار محمد پر اور آپ کی اولاد پر اور تمام صحابہ پر ہو۔

یہ آپ کا اللہ کے واسطے بھائی: محمد یحیی آدم فلاحی شافعی سری لنکی ہے۔

تاریخ: پیر ۱۲/ رجب ۱۴۴۴ھ = ۰۶/ فروری ۲۰۲۳

کاتب کا ای میل: yahyamoulavi786@gmail.com

مترجم[32] کا رابطہ: https://t.me/DarulUloomDeobandi https://t.me/tayyib3

---

[32] مترجم نے پڑھنے والوں کی سہولت کے لیے آسان با محاورہ ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ پڑھنے والوں کی آسانی کے لیے حدیثوں کے تفصیلی حوالے کو اصل متن کی بجائے حاشیے میں ذکر کیا ہے اور اپنی جانب سے بعض مفید حاشیوں کا اضافہ کیا ہے۔